Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی اَن یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ: الفضل لاہور ٹیلیفون ۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½

یوم چہار شنبہ

۲۳ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۱۵ اخاء ۱۳۳۱ ش ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۴۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خدا زاں سینہ بیزار است صد بار

کہ ہست از کینہ داران محمدؐ

خدا خود سوزد آں کرم دنی را

کہ باشد از عدوان محمدؐ

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ اس آدمی سے بیزار ہے جو اپنے دل میں محمدؐ کا کینہ رکھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اس ذلیل کیڑے کو خود ہی تباہ کر دے گا۔ جو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن ہو۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ اکتوبر:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور میں ایک روز قیام فرمانے کے بعد آج اڑھائی بجے بعد دوپہر بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔ روانہ ہونے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ بخشا صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا۔

"ابھی حرارت ہو جاتی ہے" ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

——— لاہور ۱۴ اکتوبر۔ مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل رات سے ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے سانس کھینچ کر آ رہا ہے۔ ٹمپریچر آج بھی ۹۹ کے قریب رہا۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

جیکب آباد سبی لائن پر ایک مسافر گاڑی اور ایک مال گاڑی میں شدید تصادم

۸ مسافر ہلاک اور سولہ کے قریب زخمی ہوئے ۔ حادثہ کی تحقیقات کا حکم دیدیا گیا

لاہور ۱۴ اکتوبر:۔ کل رات جیکب آباد سبی لائن پر "جھٹ پٹ" ریلوے اسٹیشن کے قریب ریل کا ایک حادثہ پیش آیا۔ جس میں ۸ مسافر ہلاک اور ۱۶ کے قریب زخمی ہوئے ہلاک ہونے والوں میں چار عورتیں اور چار بچے شامل ہیں۔ اب تک صرف ایک لاش شناخت کی جا سکی ہے۔ وہ موتی رام روڈ کوئٹہ کی مس لطیف ہیں جس جگہ حادثہ پیش آیا ہے۔ وہاں سے ملبہ صاف کیا جا رہا ہے۔ مجروحین کو فوری طور پر طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ چند گھنٹے کے اندر اندر دو امدادی گاڑیاں ایک جیکب آباد سے اور ایک روہڑی سے جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ ان میں سے بعض کو جنہیں شدید چوٹیں آئی تھیں۔ ایمبولنس کے ذریعہ جیکب آباد کے سول ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ حادثہ کل رات ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر پیش آیا۔ جب کہ ۴ ڈاؤن کوئٹہ میل ۵ ۳ ۴ ڈاؤن مال گاڑی کے پچھلے حصہ سے ٹکرا گئی۔ مال گاڑی سٹیشن کے قریب شنٹنگ کر رہی تھی مسافر گاڑی کا انجن الٹ گیا نیز اس سے ملحق پانی کی ٹنکی اور بھلوں کا ڈبہ بالکل چور چور ہو گیا۔ اس کے ساتھ عورتوں کا انٹر کلاس کمپارٹمنٹ تھا وہ بھی پٹڑی سے اتر کر ٹوٹ پھوٹ گیا ادھر مال گاڑی کا بریک کا ڈبہ اور تین کوئلے کے ڈبے چور چور ہو گئے۔ ۲½ گھنٹے کے بعد "جھٹ پٹ" ریلوے سٹیشن سے دو نئی گاڑیاں چلائی گئیں جنہیں چار ڈاؤن کوئٹہ میل کے مسافروں کو منتقل کر کے انہیں ان کی منزل مقصود کی طرف روانہ کیا گیا۔ ریلوے حکام کی طرف سے حادثہ کی تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے انسپکٹر آف ریلویز مسٹر کیو۔ الف۔ رحمان اس مہینے کی ۱۸ تاریخ کو "جھٹ پٹ" ریلوے اسٹیشن پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صبح ۸ بجے اس کی تحقیقات شروع کریں گے تحقیقات کھلے کمرے میں کی جائے گی ۔ ۔ اور عوام اس میں شریک ہو سکیں گے۔

سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر جمعرات کو غور کرے گی

نیویارک ۱۴ اکتوبر:۔ فی الحال سلامتی کونسل نے طے کیا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر پر جمعرات کو بحث کی جائے۔ ادھر وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے زور دیا ہے۔ کہ اب اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ سلامتی کونسل فریقین کو واضح حکم دیدے۔ کہ ریاست سے فوجیں ہٹائی جائیں۔ کل انہوں نے لندن سے نیویارک روانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں کہا۔ اس مسئلہ پر کافی عرصہ سے تعطل جاری ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ کونسل مزید تاخیر کئے بغیر دونوں کو واضح حکم دے۔ کہ وہ فوجوں کو ہٹانے کے وعدے کو پورا کریں۔

"اپنے آپ کو عوام کی خدمت کیلئے وقف کر دیجئے" مسلم لیگی کارکنوں سے خواجہ ناظم الدین کی اپیل

ڈھاکہ میں مسلم لیگ کونسل کا سہ روزہ اجلاس ختم ہو گیا ۔ اختتامی اجلاس میں گیارہ قراردادوں کی منظوری

ڈھاکہ ۱۴ اکتوبر:۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر الحاج خواجہ ناظم الدین نے مسلم لیگی کارکنوں پر زور دیا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو عوام کی خدمت کیلئے وقف کر دیں۔ کل رات آپ نے پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اختتامی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مسلم لیگ کو زندہ رکھنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ آپ لوگ عوام کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ آپ دیہاتوں میں جائیں۔ لوگوں کی مشکلات معلوم کریں۔ اور انہیں دور کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ آج ملک میں صرف مسلم لیگ ہی عوام کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اور کوئی ایسی منظم سیاسی جماعت موجود نہیں ہے جو نمائندہ ہونے کا دعویٰ کر سکے مشرقی بنگال مسلم لیگ کے صدر مسٹر نور الامین نے اپنی تقریر میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ مغربی بنگال کے کونسل صاحبان کو مشرقی بنگال آ کر یہاں کے مسائل سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ آپ نے کہا اس سے آپس میں میل ملاپ اور خیر خواہی کا جذبہ بڑھے گا۔ اور دونوں حصوں کے باشندے بہتر طریقے پر ایک دوسرے کو سمجھنے لگیں گے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد دولتانہ نے اراکین کونسل سے خطاب کرتے ہوئے مشرقی پاکستان کے لوگوں کو یقین دلایا کہ مغربی پاکستان کے لوگوں کو آپ سے دلی محبت ہے اور وہ آپ کے اور زیادہ قریب آنے کے دل سے خواہاں ہیں۔ کونسل کے اختتامی اجلاس میں گیارہ قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں صوبائی لیگوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ خواتین کمیٹیاں قائم کریں۔ ایک اور قرارداد میں مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں مؤثر تدابیر اختیار کرنے پر زور دیا گیا۔ نیز مسلم لیگی کارکنوں کیلئے ایک ضابطۂ اخلاق بھی منظور کیا گیا

جنرل اسمبلی کے ساتویں اجلاس کا آغاز

نیویارک ۱۴ اکتوبر:۔ آج رات یہاں اقوام متحدہ کی نئی عمارت میں جنرل اسمبلی کا ساتواں اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اس میں ساٹھ ملکوں کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں یہ نمائندے باقاعدہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے عمارت کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونگے۔ اجلاس کے ایجنڈے میں ۷۲ مسئلے رکھے گئے ہیں۔ جنمیں کوریا کے مسئلہ کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

مجلس دستور ساز کی تین خالی نشستیں

ڈھاکہ ۱۴ اکتوبر:۔ پاکستان مسلم لیگ کے نئے پارلیمانی بورڈ نے مجلس دستور ساز کی تین خالی نشستوں کے لئے شمس الرحمن صاحب وحید الزمان صاحب اور ابو القاسم صاحب کو نامزد کیا ہے۔ سندھ کے مسٹر اے۔ کے بروہی نئے پارلیمانی بورڈ کے سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی معیت میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بخیریت ربوہ پہنچ گئے

اہالیان ربوہ کی طرف سے صاحبزادہ صاحب موصوف کا پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۴ اکتوبر بذریعہ فون۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں آج لاہور سے بذریعہ کار اڑھائی بجے بعد دوپہر روانہ ہو کر ساڑھے پانچ بجے شام بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ اہالیان ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر صاحبزادہ صاحب موصوف کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ آپ آج صبح قادیان سے نئی دہلی ہوتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور وارد ہوئے تھے (روانگی لاہور کی تفصیلی خبر صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اس ہفتہ صاحبزادہ صاحب کی تقریب شادی عمل میں آ رہی ہے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔

۲۶۰۰ ٹن شامی گیہوں کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۴ اکتوبر:۔ آج دو ہزار چھ سو ٹن مزید شامی گیہوں کراچی پہنچ گیا۔ شام سے گیہوں کی یہ دوسری کھیپ آئی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنے والوں کیلئے خاص رعایت

چونکہ احباب اودھار کتب خرید کر اول تو رقم ادا کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اور اگر بہت تقاضا کے بعد ادا کرتے بھی ہیں۔ تو بہت دیر میں ادا کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے۔ کہ روپے کی تنگی کی وجہ سے دیگر کتب سلسلہ چھپنے سے رکی رہتی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ فروخت، اودھار قطعی بند کر دی جاوے۔ لیکن اس کی بجائے مندرجہ ذیل رعایت دے دی جاوے۔

نقد فروخت کے لئے

(۱) -/۲۶ روپے سے -/۵۰ روپے تک کے خریدار کو ۲ر فی روپیہ کمیشن دی جاوے گی۔
(۲) -/۵۱ " " -/-/۷۵ " " " " ۲½ر " " " " " "
(۳) -/۷۶ " " -/-/۱۰۰ " " " " ۳ر " " " " " "
(۴) -/-/۱۰۱ " " -/-/۲۰۰ " " " " ۳½ر " " " " " "
(۵) -/۲۰۰ " " زائد کے خریدار کو ۴ر " " " " " "

سابقہ اودھار کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ۳۱ر دسمبر تک ادائیگی نہ ہوئی۔ تو بقایا داران اور ان کے ضامنوں کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آئے گی۔

(انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی قادیان سے تشریف آوری

والٹن کے ہوائی مستقر پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ، دیگر افراد خاندان اور جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب نے آپ کو خوش آمدید کہا

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان سے نئی دہلی ہوتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز آج صبح لاہور تشریف لائے۔ والٹن کے ہوائی اڈے پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اپنے "درویش" بیٹے کو خوش آمدید کہنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس ہوائی اڈے پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ٹھیک آٹھ بجے صاحبزادہ صاحب موصوف کا ہوائی جہاز والٹن کے فضائی مستقر پر اترا۔ پہلے صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مصافحہ اور معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ پھر اپنی والدہ محترمہ کی دعائیں لینے کے بعد آپ ہوائی اڈے سے باہر تشریف لائے۔ جہاں دیگر افراد خاندان اور احباب جماعت سراپا انتظار بنے کھڑے تھے احباب نے دلی دعاؤں کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ احباب جماعت سے مصافحہ اور معانقہ کرنے کے بعد آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہمراہ بذریعہ کار پونے نو بجے کے قریب رتن باغ پہنچے۔ وہاں بھی بعض مقامی احباب آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

پاکستان میں آپ کا قیام دو ہفتہ تک رہے گا۔ آپ ماہ حال کے آخر تک قادیان واپس تشریف لے جائیں گے۔ پاکستان آنے کے لئے آپ ۱۲ر اکتوبر کی رات کو بذریعہ ریل قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ ۱۳ تاریخ کی صبح کو آپ نئی دہلی پہنچے۔ اور پھر وہاں سے ۱۴ر اکتوبر کو صبح ساڑھے چھ بجے ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہو کر آٹھ بجے صبح لاہور تشریف لائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن حضرات نے ہوائی اڈے پر پہنچ کر آپ کو خوش آمدید کہا۔ ان میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ عبد الرحیم صاحب درد ایم اے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ عبد الرحمن صاحب انور (پرائیویٹ سیکرٹری) شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب چودھری اسد اللہ خان صاحب۔ ملک عبد الرحمن صاحب میاں غلام محمد صاحب اختر۔ ڈاکٹر عبد الحق صاحب اور چودھری عبد الحمید صاحب کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کے استقبال کے لئے [illegible] صاحب اپنے طور پر ربوہ سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دوپہر کو صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت میں بہت سے احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی معززین بھی مدعو تھے۔

صاحبزادہ صاحب ڈھائی بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ کی معیت میں بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔

تیرے ہاتھوں میں خلافت کی عناں ہے ساقی

راز مبشر احمد صاحب راجیکی

یوں تو ہر چیز ہی دنیا کی یہاں ہے ساقی
وہ جو کھینچتی ہے نگاہوں میں کہاں ہے ساقی

جانے کیا لغزشِ مستانہ ہوئی رندوں سے
دور تک غلغلۂ رطلِ گراں ہے ساقی

کس کو ملتا تھا غلامانِ محمدؐ کا مقام
یہ تو فیضانِ مسیحائے زماں ہے ساقی

کیوں نہ کشتی کو تھپیڑوں کے حوالے کر دیں
ناخداؤں کا تغافل تو عیاں ہے ساقی

آگ لگتی ہے تو دامن سے ہوا دیتے ہیں
یہ بھی منجملۂ آدابِ مغاں ہے ساقی

تو مجھے راز امانت سے شناسا کر دے
تیرے ہاتھوں میں خلافت کی عناں ہے ساقی

یا خراباتِ محبت میں نہیں آتی بہار
یا مبشر کے نصیبوں میں خزاں ہے ساقی

اجتماع کا چندہ فوراً بھجوایا جائے

جیسا کہ مجالس کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے فوراً ارسال فرماویں جمع شدہ رقوم بلا تاخیر بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی جائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اس وقت ہمارے بک ڈپو میں مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت ہیں

فہرست کتب مع قیمت

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلیٰ فی جلد قیمت بے جلد -/۸ روپے مجلد -/۹ روپے
(۲) " " " " درمیانہ " " " -/۶ " -/-/۷
(۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم " " اعلیٰ " " -/۴/۳ مجلد -/-/۴
(۴) " " " " " درمیانہ " بے جلد -/۱۲/۲ مجلد -/۸/۳
(۵) نزول المسیح قیمت بے جلد -/۸/۲ مجلد -/۴/۳ روپے
(۶) تحفہ گولڑویہ " " -/۸/۲ " -/۴/۳ "
(۷) ازالہ اوہام " " -/-/۴ " -/۱۲/۴ "
(۸) فتح اسلام " " -/۶/- " -/۱۰/-
(۹) توضیح مرام " " -/۶/- " -/۱۰/-
(۱۰) مسیح ہندوستان میں " -/-/۱ " -/۱۰/۱
(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز -/-/۱ " -/۶/۱
(۱۲) سبز اشتہار " -/۴/- " -/۸/-
(۱۳) تجلیات الٰہیہ فی جلد بے جلد -/۴/- مجلد -/۷/-
(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ " " -/۲/- " -/۵/-
(۱۵) سیرت خاتم النبیین حصہ سوم " -/۸/۲ " -/۴/۳
(۱۶) اسلام اور ملکیت زمین قیمت -/۸/۲ روپے۔
(۱۷) تبلیغی خط قیمت بے جلد -/۴/- مجلد -/۱۰/-
(۱۸) تفسیر کبیر جلد اول جزو اول -/۸/۶ روپے
(۱۹) تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۳ -/۸/۶ "
(۲۰) تفسیر سورہ کہف قیمت بے جلد -/۸/۱
(۲۱) آئینہ کمالات اسلام قیمت بے جلد -/-/۶ مجلد -/-/۷
(۲۲) چشمہ معرفت " " -/-/۴ " -/-/۵
(۲۳) چشمہ مسیحی " " -/۶/- " -/۱۰/-
(۲۴) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی " -/۲/- " -/۵/-

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ وہ عرصہ دو ماہ سے ثقل سماعت کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ باوجود کافی علاج کرنے کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اسی طرح بعض دوسرے عوارض بھی کبھی کبھی گھیر لیتے ہیں۔ مکرم مولوی شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا درد گردہ کی وجہ سے بیمار رہیں۔ احباب ہر دو مبلغین کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر) (۲) خاکسار نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد صدیق انچارج "خلافت لائبریری"

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۲ء

"سمندر پار کے انگریز اور دیسی انگریز"

خواجہ ناظم الدین صدر آل پاکستان مسلم لیگ نے اپنی معرکۃ الآرا تقریر میں جو آپ نے آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کے سالانہ اجلاس منعقدہ ڈھاکہ میں مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کو فرمائی ہے فرمایا ہے کہ

"آپ ان غدار اور بے اطمینانی پھیلانے والے افراد اور جماعتوں کو دیکھیں جو حکومت کے خلاف اتہام طرازی کی مہم چلا رہے اور فرقہ پرستی کی وبا پھیلا رہے ہیں۔ تو آپ کو نظر آئے گا۔ کہ ان میں سے بہت سے وہی ہیں جو تقسیم سے پہلے کھلم کھلا پاکستان کے خیال تک کی مخالفت کرتے تھے۔ ہم ان پر قطعاً اعتماد نہیں کر سکتے اگرچہ ان میں سے بعض آج پاکستان اور اسلام کے محافظ ہونے کے دعویدار ہیں"

پاکستان کے بہی خواہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ افراد اور جماعتیں کون ہیں جو تقسیم سے پہلے پاکستان کے خیال تک کی مخالفت کرتے تھے۔

عجیب بات ہے۔ آج یہی افراد اور جماعتیں ہیں جن کے دل میں اسلام کا سب سے زیادہ درد اٹھتا ہے۔ اور جنہوں نے تخریبی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ مسلم لیگ کے زعما کو اور ارباب حکومت کو انگریز کا مقلد بیان کر کر کے عوام کو ان سے بدظن کرتے رہتے ہیں۔

ان جماعتوں میں سے جو اس وقت حکومت کے خلاف زہر اگلتے اور ملک میں فرقہ پرستی کا زہر پھیلا کر افتراق و تشتت کی فضا پیدا کر رہے ہیں احراریئے اور مودودیئے پیش پیش ہیں۔

احراریوں اور مودودیوں نے تقسیم سے پہلے پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کی تھی۔ اور مسلمانوں کے جہاد آزادی میں روڑے اٹکانے کے لئے ایسا طوفان بدتمیزی اٹھایا تھا کہ آج تک ملک کے درو دیوار سے ان کی خطابت اور انشا پردازی کی گونج اور نقوش عیاں ہیں۔ جہاں احراریوں کے امیر شریعت نے یہ کہا تھا کہ

"ماں نے ایسا بیٹا ہی نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"۔

تو مودودیوں کے امیر نے یہ اعلان کیا تھا کہ پاکستان محض جنت الحمقا کے مترادف ہے۔ مگر یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ آج یہی احراریئے اور مودودیئے پاکستان اور اسلام کے سب سے بڑے محافظ ہونے کے مدعی ہیں۔ کہیں "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو اور ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے برطرف کرو" کے مطالبات کئے جاتے ہیں۔ تو کہیں اسلامی قانون بنانے کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اور ارباب حکومت پر پھبتیاں کسی جاتی ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ از خروارے ایک تازہ اقتباس روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۲ء (اصل ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۲ء) سے ذیل میں درج کرتے ہیں د۔ ن صدیقی صاحب اپنے مضمون "مہلک جراثیم" کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔

"چنانچہ ایسا ہی ہوا سمندر پار کے انگریز چلے گئے تو "دیسی انگریز" نے اقتدار کی مسند بچھائی۔

بدیسی راج جب تک نمایاں طور پر اس ملک پر مسلط رہا تو صرف ایک لعنت مسلط رہی۔ اور کسی نہ کسی حد تک قوم اس کی مدافعت بھی کرتی رہی لیکن جب سے "دیسی انگریز" جلوہ گر ہوئے ہیں۔ یہ لعنت دس گنا زیادہ ہو گئی ہے"۔

(روزنامہ تسنیم ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

یہ "دیسی انگریز" کون ہیں؟ وہی ہیں جنہوں نے پاکستان حاصل کیا ہے۔ جس کی مخالفت میں روزنامہ "تسنیم" کے امیر جماعت نے تقسیم سے پہلے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اور اس سے ایسی نفرت کا اظہار کیا تھا کہ پہلے ہی کلکتہ کے ٹکٹ خرید لئے تھے کہ کہیں کراچی میل پر جبراً سوار نہ کر دیئے جائیں۔ مگر جب کلکتہ والوں نے دھکے سے کراچی میل پر سوار کر دیا۔ تو یہاں آتے ہی شرارتیں شروع کر دیں اور پاکستان اور اسلام کا درد آپ کے کلیجہ میں زور سے اٹھنے لگا۔

دوسری طرف پاکستان اور اسلام کا درد احراریوں کے سینوں میں پیچ و تاب کھانے لگا انہوں نے احمدیوں کی ترہیب و تخویف جاری کر دی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ سینہ چاکان چمن سے سینہ چاک ملکر ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں۔

روزنامہ "تسنیم" کا نمونہ آپ دیکھ چکے ہیں۔ احراریوں کے آرگن "آزاد" کا ترنم بھی ملاحظہ ہو اشاعت مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۲ء میں پہلے صفحہ پر مولوی محمد علی صاحب جالندھری کی معرکۃ الآرا تقریر کا خلاصہ پہلے صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ جو آپ نے ملتان میں فرمائی ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:-

"ہمارے وزرا۔ کرام کی پوزیشن اب صرف یہ رہ گئی ہے کہ انہوں نے ایک مداری کی طرح اپنی پٹاری کو مختلف رنگ اور آواز کی بنسریوں سے بھر رکھا ہے۔ انہوں نے مختلف وقت اور مختلف مقاصد کے لئے مختلف بنسریاں مقرر کر رکھی ہیں۔ ملک میں جب کبھی کوئی مقدس تحریک اٹھتی ہے تو وہ حضرات مختلف بولیاں بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب انہیں کوئی اپنا مقصد درپیش ہوتا ہے۔ تو پھر کرسیاں چھوڑ کر نہایت ادب و احترام کے ساتھ معمولی آدمیوں کے گھروں کے چکر لگاتے ہیں۔ اور مقصد پورا کر کے پھر آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ یہ ان کی پرانی سیاست اور پرانا دستور ہے۔ تمام بے عمل حکمران ایسے ہی کرتے آئے ہیں۔ شہر کی بنیاد رکھنا پڑی تو امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم المرتبت شخصیت کی خدمات حاصل کیں۔ احترام کیا تو اس قدر۔ مگر ایک سیکنڈ میں انہیں جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا"۔

(آزاد ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

آخر ان لوگوں کا مقصد کیا ہے۔ کیا صاف ظاہر نہیں کہ ان لوگوں کا اب بھی وہی مقصد ہے۔ جو تقسیم سے پہلے تھا۔ پہلے بھی ان کا یہی مقصد تھا کہ چاندی کے ٹکڑوں کے عوض اسلام اور مسلمانوں کو فروخت کیا جائے۔ اور آج بھی وہ دوزخ شکم کا ایندھن مہیا کرنے کے لئے اسلام اور مسلمان کو فروخت کر رہے ہیں۔ یہ بے کاروں کے ٹولے ہیں۔ جنہوں نے محنت سے کبھی دیانتدارانہ روٹی کما کر نہیں کھائی۔ جنہوں نے اپنے گلوں اور اپنے قلموں کو سب و شتم طنز و تشنیع جگت کے سوا کچھ نہیں سکھایا۔ ایسے لوگوں کا سہارا ہی ایسی باتوں پر ہوتا ہے۔ انہیں ان کے آقا انہی باتوں کی قیمت ادا کرتے ہیں۔

یوم تحریک جدید کی غرض ایک حرکت پیدا کرنا تھا

اس حرکت سے فائدہ اٹھائیں اور وصولی

سو فیصدی تک پہنچائیں

یوم تحریک جدید جماعت میں ایک حرکت پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب آپ کا کام ہے۔ کوشش کریں کہ آپ کی جماعت کے تمام وعدوں کی وصولی جلد سے جلد سو فی صدی تک پہنچ جائے احباب جماعت کو حضرت اقدس کے پیغام کے ان الفاظ کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پر پورا کرتا ہے وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے، کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے"۔

شذرات

احراریوں کا بالقوہ نبی ـــ گاندھی

آزاد لکھتا ہے:۔

"امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں جس قدر مسلسل جدوجہد اور مساعی جمیلہ فرمائی ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ آپ نے اپنی تمام زندگی اس پاکیزہ نصب العین میں صرف کر دی ہے۔" (کانفرنس نمبر ۲)

یہ الفاظ پڑھ کر ہم ۳۲ سال پہلے کی دنیا میں کھوئے گئے اور ہماری آنکھوں کے سامنے تحریک خلافت کا ایک ایک نظارہ فلم کی صورت میں رقص کرنے لگا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی سب سے بڑی مملکت (ٹرکی) اتحادیوں کے سیاسی شکنجہ میں آچکی ہے۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں بے شمار مظاہرے ہو رہے ہیں

اسی اثنا میں ہم نے دیکھا کہ امرتسر کی ایک مسجد بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے بہت بڑے اجتماع کے سامنے گجرات کا ایک نوجوان گاندھی کیپ پہنے اور مسٹر گاندھی کو موسیٰ مہدی اور خدا جانے کیا کیا القاب دیتے ہوئے منبر رسول پر وعظ کر رہا ہے۔

"میں گاندھی کو بالقوہ نبی سمجھتا ہوں" (ذوالفقار ۶؍اپریل ۱۹۲۱ء)

دل پر بجلیاں کوندگئیں اور بے حد تشویش ہوئی۔ کہ فرعون مزاج مہاسبھائیوں یا آریہ سماجیوں کو یہ دلیری کیونکر ہوئی کہ وہ خانہ خدا میں داخل ہوں اور گاندھی جیسے انسان کی نبوت کا بے باکی سے پرچار کریں

لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ گاندھی کیپ پہننے والا نوجوان مہاسبھائی نہیں برہمن نہیں پنڈت بھی نہیں۔ ایک مسلمان ہے سید کہلاتا ہے۔ اور مولوی عطاء اللہ بخاری کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

نہ جانے ہم کب تک اس حادثہ پر ماتم کناں رہتے کہ اچانک ڈراپ سین ہوا۔ اور گو یہ واقعات نظروں سے اوجھل ہوگئے مگر ان کے دھندلے نقوش آج بھی دماغ میں محفوظ ہیں۔

گاندھی کو نبی قرار دینے والو! ملت اسلامیہ بیدار ہو چکی ہے۔ اور وہ جلد یا بدیر **ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کرنے والوں سے حساب لے گی** اور تمہیں جواب دینا پڑے گا۔ کہ تم دوسروں کو ختم نبوت کے نام سے اشتعال دلاتے رہے۔ مگر خود کو گاندھی کی نبوت اور رسالت کا فریفتہ بنائے رکھا۔

فاطمۃ البتول کی شان میں دریدہ دہنی

ایک شیعہ صاحب (مظفر شمسی) چند ایام سے حضرت ابوبکرؓ کو بڈھڑا اور علی المرتضٰیؓ کو نڈھڑا کہنے والے "امیر شریعت" کے قدموں میں سجدہ ریز ہیں اور اسلام کی مقدس ہستیوں کو توہین آمیز کلمات سے یاد کرنے کا ڈھنگ سیکھ رہے ہیں۔

چنانچہ آپ نے ڈسکہ کے اجتماع عام میں اس "فن" کا عملی تجربہ کرنے کے لئے کہا۔

"آج محرم کی نہم ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ قبر سے نکل پڑی ہیں۔ آج سیدہ کو دو رونے ہیں بیٹے کی شہادت کا اور ابا کی نبوت کا۔" (آزاد ۲۴؍ستمبر ۱۹۵۲ء)

فردوس بریں میں اپنے مایہ ناز فرزند اور قابل فخر باپ کے ساتھ خوش خوش بسنے والی حضرت فاطمہؓ کے متعلق یہ ظاہر کرنا کہ گویا آپ قبر سے نکل آہ و بکا کر رہی ہیں خاتون جنت کی شان میں انتہائی دریدہ دہنی ہے۔ جس سے ہر عاشق رسول کے جذبات مجروح اور دل حزیں۔

چنانچہ ایک مسلمان عالم نے خود "آزاد" میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے کہا ہے۔

"یہ الفاظ حقیقت سے بہت دور ہیں۔ اور بطور استعارہ بھی ان کا استعمال نامناسب ہے۔ ہر جگہ رونے کا استعارہ استعمال کرنا ٹھیک نہیں۔ امید ہے کہ شمسی صاحب آئندہ جذبات کی رو میں بہ نہ جائیں گے۔" (آزاد ۲۸؍ستمبر ۵۲ء)

شمسی صاحب آپ بڑے شوق سے "رد مرزائیت" کیجئے۔ مگر ساتھ ہی یاد رکھیئے کہ آپ جوش خطابت میں ماہر ہوں "مرزائیت" کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ مگر آپ کے دل سے حضرت فاطمہؓ حسنینؓ بلکہ آقائے دو جہاںؐ کی محبت ضرور غائب ہوتی جائے گی۔

قائد اعظم پر مقدمہ چلانے کی حسرت

عبدالستار صاحب نیازی نے کہا ہے۔

"آپ نے اس شخص کے ہاتھ میں کشمیر کا مسئلہ دے رکھا ہے۔ جس نے دیدہ دانستہ طور پر پٹھانکوٹ اور گورداسپور کو پاکستان سے الگ کروا کر ہندوستان کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔"

(آزاد ۲۸؍ستمبر ۵۲ء)

کشمیر اور ضلع گورداسپور کے الحاق کے متعلق تین مکتب خیال ہیں۔

(۱) قائد اعظم۔ "ہم پر آخری وار باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ سے ہوا ہے یہ فیصلہ **سراسر غیر منصفانہ ناقابل فہم اور بدنیتی پر مبنی ہے۔**" (ریزولیشن ۱۳؍اگست ۱۹۴۷ء)

(۲) **مودودیت**۔ ہمارے اکابر نے ریڈکلف ایوارڈ کے بارے میں پیشگی یہ لکھ دے دیا۔ کہ ہم ہر اس چیز پر صابر و شاکر ہوں گے جو اس فیصلے مبرم کے تحت عائد ہو جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی تقسیم کا خط اس طرح کھینچا گیا۔ کہ وہ کشمیر کی پیشانی کا خط تقدیر بھی بن سکے۔"

(قاصد ۸؍ستمبر ۵۲ء)

(۳) احراری لیڈر بھی مودودیوں سے سو فیصدی متفق ہیں۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ ۱۹۴۷ء سے قبل صاف کہتے تھے۔

"آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور اسکے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائے گا"

(جنگ استقلال ۹؍ستمبر ۱۹۴۶ء)

اور اب بھی **قائد اعظم** کو ہی اس کا ذمہ دار گردانتے ہیں۔ لیکن عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے ایک دوسرے انداز میں یوں کہتے ہیں کہ قائد اعظم نے ظفر اللہ خاں جیسے غدار کو انگریز کے اشارہ پر وزارت خارجہ کا منصب سونپ دیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ بات ایک ہی ہے۔

اب عبدالستار صاحب نیازی کا اختیار ہے کہ خواہ وہ قائد اعظم کا نظریہ قبول کریں یا مودودیوں کے مطابق قائد اعظم کو کشمیر اور ضلع گورداسپور کے الحاق کا مجرم قرار دیں۔ اور احراریوں کی طرح **قائد اعظم پر مقدمہ** نہ چلا سکنے کی حسرتوں کا دل کھول کر اظہار کریں۔

شیعہ مذہب کو بچائیے۔

مظفر شمسی صاحب نے دعوےٰ کیا ہے کہ امت محمدیہ میں آج تک کسی بزرگ نے یہ نہیں کہا۔ کہ نبوت آئندہ بھی جاری ہے (آزاد ۲۴؍ستمبر ۵۲ء)

شمسی صاحب بتائیں کہ کیا کتاب الصافی شرح اصول کافی میں یہ نہیں لکھا۔ کہ

فکیف یقرون فی آل ابراہیم وینکرون فی آل محمد۔

(جز ۳ ص۱۱۴ ص۱۱۹)

تم آل ابراہیم میں نبوت جاری سمجھتے ہو۔ مگر محمد رسول اللہؐ کی امت میں اسے کیوں بند کرتے ہو۔

کیا تفسیر قمی میں نہیں لکھا کہ ھو الذی ارسل رسولہ میں خدا نے جس رسول کا ذکر فرمایا ہے وہ امام مہدی ہے۔

کیا حضرت علی نے نہیں فرمایا

الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق (نہج البلاغہ)

آنحضرتؐ نے گزشتہ نبوتوں کو ختم کر دیا ہے مگر آپ کے دست مبارک سے ان نبوتوں کا افتتاح کیا گیا ہے۔ جو آپ کی آمد سے قبل مسدود تھیں۔

اگر یہ سب تحریرات شیعہ حضرات کے یہاں موجود ہیں تو ہم شمسی صاحب سے اپیل کریں گے۔ کہ آپ اپنے مذہب کی خدمت و اشاعت نہیں کر سکتے۔ تو کم سے کم اسے اپنی چیرہ دستیوں سے تو بچائیے۔

مظفر شمسی سے تین سوال

اوّل۔ شیعہ مذہب کی رو سے امامت کا مقام نبوت سے افضل ہے (منار الہدیٰ ص۳۲۶) اس صورت میں یہ ممکن ہی کب ہے۔ کہ امامت جاری رہے۔ مگر نبوت مسدود ہو جائے اور اگر خاتم النبیین کے الفاظ نبوت کی بندش کا اعلان ہیں۔ تو آپ کو امامت کے خاتمہ پر بھی دستخط کرنے ہوں گے۔

دوم۔ تفسیر قمی ص۲۳ پر لکھا ہے۔

مابعث اللہ نبیا من آدم الا و یرجع الی الدنیا فینصر امیر المومنین

یعنی تمام گزشتہ انبیاء ایک دفعہ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور امام مہدی کی مدد کریں گے۔

فرمائیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی رجعت کا عقیدہ رکھنے والے عالم کے لئے کیا یہ زیب دیتا ہے۔ کہ وہ ایک انسان کے دعوے نبوت کو آیت خاتم النبیین کے منافی قرار دے کر آسمان ہی سر پہ اٹھا لے؟

سوم بحار الانوار میں لکھا ہے کہ آنے والے مہدی کو گزشتہ انبیاء کی تمام نعمتیں ودیعت کی جائیں گی۔ (جلد ۱۱ ص۱۶۱)

شمسی صاحب جواب دیں کہ جب نبوت بند ہو گئی تو مہدی موعود کو پیغمبروں کی ہر نعمت کیسے عطا ہو سکے گی؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی - ۲۳ افراد کا قبول احمدیت

انڈونیشین پریس کی طرف سے چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے متعلق مفتی مصر کے فتوی کی شدید مذمت - یوم استقلال پاکستان کی تقریب

(مراسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے خلاف مفتی مصر کے حالیہ فتوی کے متعلق انڈونیشیا میں بسنے والے سوا چھ کروڑ مسلمانوں کی طرف سے جس نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے اس میں انڈونیشیا کے مسلمان زعمائے اسلام کے کسی دوسرے سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ سے کم نہیں رہے۔ یہاں کے پریس نے اس فتوی کی شدید مذمت کی ہے۔ یہاں کے ہفتہ وار رسالہ حکمت ۱۹ جولائی کے شمارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ قبل ازیں احباب الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے یہ رسالہ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم جناب محمد ناصر صاحب کی زیر نگرانی نکلتا ہے اور محمد ناصر صاحب انڈونیشیا کی سب سے بڑی مسلم سیاسی پارٹی ماشومی کے صدر رہ چکے ہیں۔ اس مقبول رسالہ کی ۲ اگست کی اشاعت میں محترم جناب چودھری صاحب کا ایک پرانا فوٹو ٹائیٹل پیج پر شائع ہوا ہے۔ اور رسالہ کے اندر مضمون کے علاوہ مصری اخبارات نیز بعض دیگر مشہور لیڈروں کے بیانات کے اقتباسات شائع ہوئے ہیں یہ اقتباسات ڈان کراچی کی ایک گذشتہ اشاعت میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ یہاں کئی لیڈروں نے پاکستان میں موجودہ احراری تحریک کی مذمت کی ہے۔ اور ان لوگوں کی حرکات پر نہایت افسوس کا اظہار کیا ہے جو نفس پرستی اور ذاتی اغراض کے پیش نظر پاکستان کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ لوگ محترم جناب چودھری صاحب کی مخالفت سے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام اسلامی دنیا کی سیاست اور اس کے وقار کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہاں کے قریباً تمام بڑے بڑے لیڈر محترم جناب چودھری صاحب کی بے لوث خدمات اور آپ کی خداداد قابلیتوں کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر یہاں کے مشہور لیڈر آگوسالم نے جو تقریر کی اس میں بھی جناب چودھری صاحب کے متعلق انہوں نے عمدہ تعریفی الفاظ استعمال کئے۔

انڈونیشیا میں یوم آزادی پاکستان

اس ملک میں پاکستان کا یوم آزادی اہتمام سے منایا گیا۔ جاکرتا میں بھی اور دیگر بعض جگہوں پر بھی۔ اس میں ہماری جماعت کے افراد نے بھی ہر ممکن حصہ لیا۔ خصوصاً سماٹرا کے شہر پاڈانگ میں جہاں پہلے کبھی پاکستان ڈے نہیں منایا گیا تھا اس دفعہ محض ہمارے مبلغ مکرم حکیم عبدالرشید صاحب ارشد اور ہماری جماعت کی کوششوں سے نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ جلوس کی موٹر کاریں پاکستانی جھنڈیوں سے آراستہ تھیں۔ جن کے ذریعہ سارے شہر میں پھرا گیا۔ یہ جلوس خدا تعالے کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس کے بعد تقریب کا دوسرا حصہ بھی نہایت کامیابی سے عمل میں آیا جس کا اہم حصہ مکرم حکیم صاحب کی تقریر تھی۔ اس اجلاس میں شہر کے معززین اور شرفاء کافی تعداد میں موجود تھے۔ اللہ تعالے حکیم صاحب موصوف کو ان مساعی کی جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کا علمی وقار

اللہ تعالے کے فضل سے یہاں کے اعلیٰ مذہبی طبقہ کے ایک حصہ پر علمی اعتبار سے جماعت کا اچھا اثر ہے۔ چنانچہ گذشتہ ماہ کا ہی واقعہ ہے کہ ایک انڈونیشین نوجوان قرآن کریم کی چند آیات کی تفسیر معلوم کرنے کی غرض سے یہاں کے سابق وزیر امور مذاہب کے پاس گئے۔ وزیر صاحب موصوف چونکہ دیگر امور میں مصروف تھے آپ نے معذوری کا اظہار کیا۔ مگر ساتھ ہی اس نوجوان کو ہمارے رئیس التبلیغ صاحب جناب مکرم شاہ محمد صاحب کا ایڈریس دے دیا اور کہا کہ آپ ان کے پاس جائیے وہ آپ کی پوری تسلی کر سکیں گے۔

مذکورہ انڈونیشین نوجوان نے دوران گفتگو میں اس امر کا بھی اظہار کیا کہ اس کی خواہش ایک عرصہ سے ہے کہ وہ تحصیل علم کیلئے باہر کسی ملک کو نکل جائے۔ اس بارہ میں انہوں نے بہت سے دوستوں سے مشورہ بھی اپنے طور پر طلب کیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں بعض حقیقی ہمدرد احباب نے اس نوجوان کو یہ بھی کہا کہ آجکل ایسے علوم کے لئے مصر یا کوئی اور ملک ان تمام جگہوں پر محض خشک علم ہی ہوگا۔ ہاں اگر تم فی الواقعہ مذہبی علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے موزوں جگہ قادیان ہوگی۔

جاکرتا کا ایک محلہ نذر آتش

عرصہ زیر رپورٹ میں جاکرتا میں آتش زدگی کا ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا جس سے شہر کے ایک بارونق حصہ کے ایک ہزار کے قریب مکان جل کر راکھ ہو گئے اور کسی شخص کو تن کے کپڑوں کے سوا کوئی اور چیز بچانیکی کم ہی توفیق ملی۔ اس محلہ میں سات آٹھ گھر احمدی احباب کے بھی تھے۔ ہمارے بھائیوں کے لیے جن کے پاس اور کوئی جائیداد نہ تھی یہ صدمہ بہت بھاری تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر جماعت کے دوسرے احباب نے اچھی ہمدردی کا ثبوت دیا اور مصیبت زدہ احمدی بھائیوں کی کپڑوں سے مدد کی اور ایک ہزار کے قریب رقم یوں بھی ان میں تقسیم کی گئی۔ گورنمنٹ مقامی نے بھی امداد کے لئے اس موقعہ پر اپیل کی تھی۔ چنانچہ ۵۰۰ روپے کی رقم جماعت کی طرف سے گورنمنٹ کو بھی بطور امداد پیش کی گئی۔

تبلیغ

وسطی جاوا کے شہر سمارنگ میں خدا تعالے کے فضل سے مکرم مولوی عبدالواحد صاحب کے ذریعہ ازسر نو تبلیغ کا آغاز کیا گیا۔ اس شہر میں پانچ چھ احمدی پہلے سے بھی موجود ہیں اور اچھے مخلص ہیں۔ مگر ایک عرصہ سے یہاں تبلیغ بند تھی۔ اب خدا کے فضل سے پھر اس مہم کو شروع کیا ہے۔ اللہ تعالے اپنے فضل سے امید افزا سامان پیدا فرمائے۔ آمین

اس شہر میں دو موقعوں پر مکرم مولوی صاحب موصوف کو دو دو گھنٹے تقریر کے موقعے ملے۔ جن میں سے بہت سے احباب شامل ہوئے۔ نیز مکرم مولوی صاحب کو اس وسطی جاوا کے ایک اہم اور کثیر الاشاعت اخبار کے ایڈیٹر سے ایک تفصیلی ملاقات کا موقعہ ملا۔ جس میں مختلف مذہبی امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔

مکرم حکیم عبدالرشید صاحب ارشد نے سماٹرا میں مکن باہو کے علاقہ کا ایک پندرہ روزہ تربیتی دورہ کیا بفضلہ تعالے اس دورہ کے نتیجہ میں جماعت کے اندر ایک نئی زندگی نظر آرہی ہے۔ اور جماعت پہلے سے زیادہ مستعد دکھائی دیتی ہے۔ یہ جماعت اس سال کے ابتداء میں قائم ہوئی تھی۔

جاکرتا کے علاقہ میں مکرم شاہ صاحب کی معیت میں ایک مختصر تربیتی دورہ کا موقعہ ملا۔

بیعت

اللہ تعالے کے فضل سے اس ماہ ۲۳ افراد کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ انہیں استقامت عطا فرمائے اور دوسروں کیلئے ہدایت کا موجب بنائے۔

عید الاضحیہ

انڈونیشیا میں عید الاضحیہ کی تقریب ۳۱ اگست کو منائی گئی۔ چنانچہ مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے عید سے قبل خطبہ عید تیار کر کے جماعتوں کو بھجوا دیا اس خطبہ میں عید الاضحیہ کی حقیقت اور ماہیت بیان کرتے ہوئے آپ نے احباب جماعت کو اپنے اپنے نفسوں کے محاسبہ کی طرف توجہ دلائی اور جماعت کو اشاعت اسلام کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ یہ خطبہ عید کوئی پون گھنٹہ کا تھا۔ محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی تحریک پر انڈونیشیا میں گزشتہ ماہ ۷ اور ۱۱ اگست کو دعائیہ نفلی روزے رکھے گئے اور دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالے ہماری موجودہ مشکلات کو دور فرمائے اور ہماری جماعت کو مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اس موقعہ پر اجتماعی دعائیں بھی کی گئیں۔ اور بعض جگہ صدقہ کے طور پر قربانی بھی دی گئی۔

اسلام سراسر محبت و رحمت کا پیام ہے

آجکل "چودھویں صدی کے علماء" احمدیوں کا بائیکاٹ کر کے ان کا دانہ پانی بند کرنے۔ انہیں جلاوطن کرنے اور انہیں قتل کرنے کے فتوے دے رہے ہیں جگہ بجگہ جلسے منعقد کر کے تحریر و تقریر کے ذریعے نوجوانوں کو ابھار رہے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر کے شہادت کا درجہ حاصل کریں۔ مگر اہل علم خوب جانتے ہیں کہ یہ اسلام کی تعلیم نہیں۔ اسلام فتنہ و فساد۔ قتل و غارت گری کی ہرگز تعلیم نہیں دیتا۔ اسلام سراسر محبت و رحمت کا پیام ہے

پس تمام احمدی احباب کیلئے یہ موقعہ ہے کہ اسلام کی صحیح اور پاکیزہ تعلیم سے لوگوں کو روشناس کرائیں اسلام کے پاکیزہ اور منور چہرہ پر سے بدنما دھبہ دور کریں۔ بلغ ما انزل الیک میں خیر امت کے تمام افراد مخاطب ہیں۔ اس میں کسی کا استثناء نہیں۔ پس آپ تبلیغ کریں اور تبلیغ کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران کی منظوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک دی جاتی ہے احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔

چک ۸۸ ج ب لائل پور

پریذیڈنٹ :- چودھری برکت علی خاں صاحب
سیکرٹری مال :- چوہدری بوٹے خاں صاحب
سیکرٹری تبلیغ - چودھری عنایت اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت - چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب
سیکرٹری امور عامہ :- رشید احمد صاحب

چک ۸۱ جنوبی سرگودھا

پریذیڈنٹ - چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال - چوہدری محمد عالم صاحب
سیکرٹری تبلیغ - چودھری احمد خانصاحب -
سیکرٹری تعلیم و تربیت :- چودھری محمد شریف صاحب

محمد آباد اسٹیٹ سندھ

وائس پریذیڈنٹ - ماسٹر مولا بخش صاحب

بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں

پریذیڈنٹ - قاضی محمد مسعود خانصاحب
سیکرٹری مال - علی محمد خانصاحب

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

"شاعری اور اسلام"

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی)

جماعت احمدیہ کے معاند علماء نے حقائق پر پردہ ڈالتے ہوئے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر جو فرسودہ اعتراضات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے عربی۔ فارسی اور اردو میں منظوم کلام کیا ہے۔ حالانکہ شاعری اسلام میں ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اگر ہمارے یہ ظاہر پرست علماء قرآن کریم۔ احادیث نبوی اور تاریخ اسلام پر غور و تدبر کرتے۔ تو انہیں اس قسم کے بے بنیاد اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ مگر جب ضد و تعصب کے باعث کسی انسان کا محض اعتراض کرنا ہی مقصود ہو۔ تو پھر عدل و انصاف اور حقائق کو کون پوچھتا ہے۔ ہمارے ان علماء میں ایسے معترضین کی کثرت ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بلا سوچے سمجھے اعتراضات کرنے کے عادی ہیں۔

ہم ان کے اس اعتراض کے جواب میں صحبت امروزہ انہی کے رسالہ "حقیقت اسلام" لاہور کی ایک اشاعت میں شائع شدہ مضمون "شاعری اور اسلام" سے چند سطور درج کرتے ہیں۔ جن کے پڑھ لینے کے بعد اہل بصیرت اور خدا ترس لوگ علماء کے مندرجہ بالا اعتراض کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب دارا پوری رقمطراز ہیں۔

"آیئے اب شعر و شاعری کے متعلق قرآن حکیم کا فیصلہ معلوم کریں ارشاد ہے۔ والشعراء یتبعھم الغاون ۝ الم تر انھم فی کل واد یھیمون ۝ وانھم یقولون ما لا یفعلون ۝ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت وذکروا اللہ کثیرا وانتصروا من بعد ما ظلموا ؕ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ (سورۃ الشعراء)

ترجمہ:۔ اور وہ شعراء ایسے ہیں (یعنی خاص شعراء عرب کا ذکر ہے عام نہیں) کہ ان کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ ہر وادی میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ جو خود نہیں کرتے۔ مگر اس ذکر و تعریف سے وہ مستثنے ہیں۔ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کئے اللہ کا ذکر (شعر میں) کثرت سے کیا اور مظلوم ہونے کے بعد (انہوں نے کفار سے بذریعہ ہجو) بدلہ لیا۔ اور (اب کہ ہم نے مسلمان شعراء کو اجازت دی ہے) تھوڑی دیر میں ہی ظالم لوگ دیکھ لیں گے کہ کس طرح انہی کا کیا انہی پر الٹ پڑتا ہے۔

عرب کے شعراء مجازی حسن و عشق کے متعلق نہایت فحش اشعار کہا کرتے تھے والشعراء کا الف لام انہی کی تخصیص کو ظاہر کرتا ہے اور یہ تعریف چسپاں ہر اس شاعر پر کی جا سکتی ہے۔ جو انہی کے نقش قدم پر چلے۔ گویا وہ تخصیص تھی یہ تعمیم ہے کہ یہ سب صفات انہی شعراء کی بیان کی گئی ہیں۔ وہ واقعی ایسے تھے۔ بلکہ اس سے بھی گئے گذرے۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس شاعر میں یہ عیب نہ ہو۔ اس کو بھی ویسا ہی کہہ دیا جائے حالانکہ صحابی شعراء خود حضور پُر نور صلعم کے سامنے موجود تھے اور بعد میں ہزاروں نیکدل شعرائے اسلام ہوتے ہیں۔ جنہوں نے دینیات کی صحیح خدمت کی ہے۔ اور جو ذاتی طور پر بھی صالحین کی صف میں داخل تھے۔ جب ما لا یفعلون تک آیات نازل ہو چکیں۔ تو مسلمان شعراء نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا۔ کہ حضور ہمارے متعلق کیا حکم ہے۔ کیا ہم شاعری چھوڑ دیں۔ اگر شاعری مذموم ہوتی یا شراب کی طرح حرام۔ تو جس طرح مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی تھی۔ اسی طرح شاعری کے مسودات اور قلمدان ہر جگہ ٹوٹے پھوٹے نظر آتے۔ مگر نہیں بلکہ اس کے بعد کی آیات اچھی شاعری اور اچھے شاعروں کو صاف طور پر ممتاز کر رہی ہیں۔ اور ان شعراء کو مستثنیٰ قرار دے رہی ہیں۔ جن کے اشعار "ذکر" اور قومی ئے کے مظہر ہوں۔ بلکہ خدائے غیور نے کفار شعراء کے مقابلے میں جو پیغمبر اسلام کی ہجو کیا کرتے تھے مسلمان شعراء پر فخر و ناز فرمایا اور فرمایا کہ کفار ابھی دیکھ لیں گے کہ کس طرح ہمارے شعراء ان کا ناطقہ بند کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد بہت سے مسلمان شعراء نے کمال دکھایا ایک خوش نصیب نے قصیدہ لکھکر بارگاہ نبوی سے چادر مبارک انعام میں پائی اور وصیت کی کہ مجھے دفن کرتے وقت اسی میں دفنایا جائے۔ رسول دو عالم صلعم خود حکم فرماتے ہیں۔ کہ غازیوں کے پیچھے قومی اشعار پڑھا کرو۔ حضور نے ایک نعتیہ شعر میں اصلاح بھی فرمائی تھی (بلکہ حضور کے بعض اشعار ثابت بھی ہیں! ناقل) خواہ وہ اصلاح معنوی تھی۔ مگر تھی تو آخر شعر ہی کی اصلاح آپ نے کیوں نہ فرمایا کہ اس خیال کو نثر میں ظاہر کرو۔ شعر سے توبہ کرو۔ شعر کے متعلق حضور نے فرمایا۔ انما الشعر کلام مولف فما وافق الحق عنہ فھو حسن وما لم یوفق منہ فلا خیر فیہ یعنی شعر مرکب کلام کا نام ہے۔ پس اگر کلام حق کے مطابق ہو تو عمدہ بات ہے۔ اگر نہیں تو سمجھ لو کہ اس میں کوئی اچھائی نہیں یہ معیار کہ ایک چیز کلام اللہ کے مطابق ہو تو اچھی ہے۔ ورنہ بری۔ صرف شعر و شاعری ہی پر نہیں سب چیزوں پر حاوی ہے۔ پھر فرمایا انما الشعر کلام فمن الکلام خبیث وطیب یعنی شعر کیا ہے۔ کلام ہے دیگر ہیچ۔ اور ظاہر ہے کہ کلام خبیث بھی ہوتا ہے اور طیب بھی جب حضورؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لڑکیوں نے دف بجا کر نعتیہ گیت گایا۔ جس کا مشہور مصرع ہے۔ "طلع البدر علینا" اور حضور نے منع نہ فرمایا۔ خالی یہی نہیں۔ بلکہ قدردانیٔ سخن اور اچھی شاعری کی عزت افزائی کا یہ عالم تھا کہ مشہور صحابی حسان رضؓ بن ثابت اسلام کی تائید اور مخالفین کے جواب میں اشعار نظم کر کے لاتے تو ان کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھدیا جاتا۔ جس پر چڑھ کر وہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضؓ شعر کہتے تھے۔ اور حق یہ ہے کہ خوب عالمانہ شعر ہوتے تھے اسلامی حکومت میں سب سے پہلے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضؓ نے شعر پروری فرمائی۔ تفصیل کا موقع نہیں ورنہ اس کے متعلق بہت سی باتیں قابل ذکر ہیں۔ حضرت عمر رضؓ نے شعراء کے وظیفے مقرر کر دیئے ہوئے تھے۔ خود بھی انہوں نے شعر کہے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں "شعر و شاعری کا مذاق ایسا عمدہ رکھتے تھے۔ کہ ان کی تاریخی زندگی میں یہ واقعہ متروک نہیں ہو سکتا" ——— "اہل ادب کو عموماً تسلیم ہے کہ ان کے زمانہ میں ان سے بڑھکر کوئی شعر پرکھنے والا نہ تھا۔

الغرض یہ باتیں ثابت کرتی ہیں کہ اچھا برا استعمال ہر چیز کا ہو سکتا ہے۔ اور یہ استعمال کسی چیز کو برا ثابت نہیں کر سکتا۔ شاعری ناجائز نہیں حضور سرور کائنات صلعم نے اصلاح فرمائی۔ اچھے کلام کی تعریف فرمائی۔ بلکہ شعراء کو انعام بھی دیا۔ صحابہ رضؓ کرام نے شاعری کی پرورش کی۔ علمائے اسلام نے شعر کہے۔ اور اس سے بڑے بڑے کام لئے۔ پس نہ علمائے اسلام اور نہ شاعری میں بُعد ہے نہ اسلام اور شاعری میں تضاد۔ بعض شعراء چونکہ عشق مجازی کو رٹتے ہیں۔ اسلئے شاعری کو بدنام کر دیتے ہیں"

(رسالہ حقیقت اسلام جلد ۲ ۵ء ص ۲۱ و ۲۲)

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اشعار پر اعتراض کرنیوالے علماء رسالہ "حقیقت اسلام" میں درج شدہ مندرجہ بالا بیان پر غور کریں اور للہ بتائیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے شان باری تعالےٰ مدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت و حقانیت پر اگر مختلف زبانوں میں ایمان افروز اشعار کہے ہیں۔ تو کونسا ظلم کیا ہے۔ کہ جس سے آپ کی ذات اور آپ کا مقدس سلسلہ آپ لوگوں کی نظروں میں قابل اعتراض اور موجب سزا ٹھہر رہا ہے

اگر آپ لوگ ضد و تعصب کو بالائے طاق رکھکر حضرت مرزا صاحب کے فرمودہ مقدس اشعار پر انصاف کی نظر ڈالیں۔ تو فی الواقعہ اس برگزیدہ انسان کو آپ خدا تعالےٰ اور اسکے مقدس رسول سارے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق محبت میں گداز پائیں گے۔ اور بے ساختہ آپ کی زبانیں بول اٹھیں گی کہ اس شخص سے بڑھکر خدا تعالیٰ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کا یہ زمانہ تو کجا گذشتہ صدیوں میں بھی کوئی عاشق صادق نہیں پایا جاتا۔ سہ

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

کیا آپ اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"...... میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد (یعنی دس ہزار) کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔"

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی خریداری قبول فرمائی؟ کیا آپ نے اس کی اشاعت کے لئے اپنی حسب توفیق کچھ عطیئے بھجوائے۔ کیا آپ نے اپنے دوستوں میں اس کی اشاعت کی کوشش فرمائی؟ ۔ رسالہ کی سالانہ قیمت پاکستان و ہندوستان کے لئے دس روپے اور ممالک بیرون کے لئے ایک پونڈ ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

اردن کی پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا

عمان ۱۴ اکتوبر۔ حکومت اردن نے ریجنسی کونسل سے درخواست کی ہے۔ کہ یکم نومبر کو منعقد ہونے والے ایوان نائبین کے اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ اصلاحی پروگرام پر پارلیمانی مداخلت کے بغیر عمل جاری رکھا جائے۔ پارلیمانی ارکان اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ حکومت اپنا پروگرام ایوان میں پیش کرکے اعتماد کا ووٹ حاصل کرے۔ اب یہ راستہ نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اجلاس طلب تو کر لیا جائے۔ مگر بعد میں ایوان کی منظوری سے اسے ایک ماہ تک اسے ملتوی کر دیا جائے۔ (داستار)

پٹ سن کی بڑھتی ہوئی مانگ

لندن ۱۴ اکتوبر۔ ڈنڈی سے فائننشل ٹائمز کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ دنیا کے مختلف مراکز میں پٹ سن کی صنعت کی حالت اس حد تک سدھر چکی ہے۔ کہ پاکستان نے آئندہ سیزن میں زیر کاشت رقبے کو ۲۵ فی صد کم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ یہاں پٹ سن کے سوت کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ اکثر فوری مطالبات کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ کاتنے والوں کے پاس مہینوں تک کے لئے آرڈر موجود ہیں۔ اب جو آرڈر لئے جا رہے ہیں۔ انہیں آئندہ سال کے آغاز میں پورا کیا جائے گا۔ گذشتہ ایک ہفتے سے ٹاٹ کی مانگ بہت بڑھ چکی ہے۔ اور متعدد کارخانوں میں اوور ٹائم کام پھر سے ہونے لگا ہے۔

جنرل فرینکو مشرق وسطیٰ جائیں گے

بیروت ۱۴ اکتوبر۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ سپین کے جنرل فرینکو سپین اور عربوں کے درمیان فوجی معاہدے کی بات چیت شروع کرنے کے لئے آئندہ سال مشرق وسطیٰ کا دورہ کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کل سپین کے ناظم الامور نے لبنان کی وزارت خارجہ کے ساتھ فرینکو کی آمد کے موضوع پر بات چیت کی ہے۔ (داستار)

ایٹم بم کے مسائل پر برطانیہ اور امریکہ میں تعاون

لندن ۱۴ اکتوبر۔ امریکہ میں سر راجر میکنز کو برطانیہ کا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے۔ اس تقرر پر نتیجہ کے طور پر توقع ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ایٹم بم کے مسائل پر زیادہ قریبی تعاون پیدا ہو جائے گا۔ ۵۴ سالہ قانون دان سر راجر اس سرکاری کمیٹی کے صدر ہیں۔ جو جوہری فزکس کے متعلق پالیسی مرتب کرتی ہے۔ آپ تین سال سے اس عہدہ پر فائز ہیں۔ (داستار)

تجارتی کمپنیوں کے حصص پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور حصص کی اصل قیمت شمار ہو گی نہ کہ بازاری قیمت..

نیز

تجارتی کمپنیوں کے راس المال پر بھی خواہ اس میں نفع ہو یا نقصان زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ تجارتی مال کی قیمت نصاب کے برابر ہو

نظارت بیت المال ربوہ

پتہ درکار ہے

سابقہ پتہ ایوب اعظم صاحب گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ متعلم جماعت ہشتم۔
اگر کوئی ان کے واقفکار دوست یہ اعلان پڑھیں۔ یا وہ خود پڑھیں۔ تو مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ لطیف خالد متعلم جماعت دہم کلاس T.I.R ہائی سکول ربوہ۔

ماہ اگست کی تبلیغی رپورٹیں بھیجنے والی جماعتیں

ماہ اگست میں جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ذیل میں شکریہ کے ساتھ ان کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جن جماعتوں نے اپنی تبلیغی رپورٹ بھیجنی ابھی شروع نہیں کی ان کے ذمہ دار کارکنان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مطلوبہ رپورٹ باقاعدہ بھیجیں۔ ان کی طرف سے خاموشی کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ ستمبر کی رپورٹیں جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۔ کراچی شہر
۲ کوئٹہ شہر
۳۔ ڈیرہ غازیخاں شہر
۴۔ جہلم شہر۔
۵ جھنگ شہر۔
۶۔ کیمل پور شہر
۷۔ مانسہرہ کیمپ۔
۸۔ بہوڑ چک ۸ شیخوپورہ
۹ کوٹ فتح خاں
۱۰ چک چہور ۱۷ شیخوپورہ۔
۱۱۔ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔
۱۲۔ سیالکوٹ شہر
۱۳۔ بدوملہی۔
۱۴۔ پنڈی بھاگو۔
۱۵۔ بکھو بھٹی۔
۱۶۔ بلڑ کے۔
۱۷ سلہریاں۔
۱۸ قلعہ صوبا سنگھ۔
۱۹۔ پشاور شہر۔
۲۰۔ راولپنڈی شہر۔
۲۱ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
۲۲ سرگودھا شہر۔
۲۳۔ خوشاب۔
۲۴ چک ۹۹ شمالی۔
۲۵۔ منٹگمری شہر۔
۲۶۔ اوکاڑہ۔
۲۷۔ ملتان شہر۔
۲۸۔ دیناپور۔
۲۹۔ چاہ احمدیاں والہ۔
۳۰۔ اللہ آباد بہاولپور۔
۳۱ چک ۳ D.B.R بہاولپور۔
۳۲۔ گوجرانوالہ شہر۔
۳۳۔ حافظ آباد۔
۳۴۔ گجرات شہر۔
۳۵ منڈی بہاؤالدین۔
۳۶۔ لائل پور شہر۔
۳۷ جڑانوالہ۔
۳۸۔ گنگاپور ۵۹۱۔
۳۹۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
۴۰۔ تمغوروالی چک ۲۱۲۔
۴۱۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔
۴۲۔ باٹا پور لاہور۔
۴۳۔ حیدرآباد سندھ۔
۴۴۔ کنری سندھ۔
۴۵۔ نور نگر سندھ۔
۴۶۔ سانگھڑ سندھ
۴۷۔ میرپور خاص سندھ۔
۴۸۔ دادو سندھ۔
۴۹۔ احمد آباد سندھ
۵۰ سکھر۔
۵۱ گوٹھ نکا خاں
۵۲ نسیم آباد۔
۵۳۔ چک ۲۷۰ الف۔
۵۴۔ ناصر آباد۔ (۳)
(۵۵) محمد آباد سندھ
(۵۶) ڈگری سندھ
(۵۷) بشیر آباد سندھ
(۵۸) باڈہ مسن سندھ
(۵۹) صوبہ ڈیرہ سندھ
(۶۰) جیمس آباد سندھ
(۶۱) ناندھی سندھ
(۶۲) شکار پور سندھ
(۶۳) ٹنڈو الہ یار سندھ
(۶۴) محمود آباد سندھ
(۶۵) نصرت آباد سندھ
(۶۶) طالب آباد سندھ

پاکستان کی سالمیت کو ختم کرنے اور فرقہ وارانہ چنگاری کو ہوا دینے کیلئے اشتعال انگیز تقریریں کی جا رہی ہیں

[ساری] دنیا کا فرض ہے کہ وہ پوری قوت سے اس فتنہ کا سدّباب کرے

(منقول از اخبار شہباز پشاور ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

غفران مآب حضرت قائداعظم نے اتحاد۔ تنظیم اور یقینِ محکم ایسے سنہرے اصولوں پر پاکستان کی بنیاد رکھی۔ صدیوں بعد اس مرد مجاھد نے اپنے خلوص قابلیت تجربے، شبانہ روز کی عرق ریزیوں اور دماغی سوچ بچار کے بعد مسلمانان ہند ایسی پسماندہ۔ منتشر اور بھٹکی ہوئی قوم کو ایک ہلالی پرچم کے نیچے اور ایک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کیا۔ اس شاندار اور عظیم ترین کارنامے نے مسلمانوں کے باہمی انتشار، فرقہ بندیاں اور سیاسی پارٹی بازیاں تقریباً سخت ختم کر دیں تھیں۔ اسلامی اخوت اتفاق اور تعاون کی بدولت نہایت نازک، صبر آزما اور انقلابی دور میں مسلمان قوم ہم آہنگ، ہم آواز اور متفق رہی۔ چنانچہ ان کی سیاسی۔ تجارتی۔ صنعتی تعلیمی اور تمدنی ترقیوں نے دشمنانِ اسلام کو حیرت میں ڈال دیا۔ پاکستان پھولتا پھلتا رہا۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ لیاقت نہرو معاہدے کی رو سے غیر مسلم اقلیتوں کو بھی اپنے برابر کا درجہ دے کر ان کی جان، مال اور آبرو کے تحفظ کا بیڑہ اٹھایا گیا۔ جب عہد شکن ظالم ہندوؤں کی بربریت اور درندگی سے مسلمانانِ ہند کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ پاکستان کے ہندوؤں کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ لیکن مقام تعجب اور حیرت ہے کہ حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہمیں متحد۔ متفق اور منظم ہونے کے علاوہ تعمیری کاموں کی طرف زیادہ سے زیادہ دھیان دینا چاہیئے۔ جب کہ دشمنوں کی فوجیں مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب کی سرحدوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ شیاما پرشاد مکرجی۔ تارا سنگھ، راشٹریہ سیوک سنگھ۔ جن سنگھ اور دوسرے تمام مہاشے پاکستان کو بزور شمشیر ہڑپ کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کشمیر اور کابل کا مسئلہ روز بروز پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ ملک میں بلیک مارکیٹ بے روزگاری غذائی قلت اور اقتصادی مشکلات منہ پھاڑے ہمارے چین، سکھ اور امن کو گھور رہے ہیں۔ ایسے نازک دور میں ملک و ملت کے چند پرانے سیاسی کھلاڑی فرقہ وارانہ چنگاریوں کو ہوا دے رہے ہیں کہیں قادیانی اور ختم نبوت کا مسئلہ پیش کیا جا رہا ہے۔ کہیں شیعہ سنی اختلافات کی خبریں آ رہی ہیں اور ایسی ایسی اشتعال انگیز تقریریں کی جا رہی ہیں۔ جس کے نتیجے میں ملت کی وحدت، پاکستان کی سالمیت اور اتفاق کی کڑیاں ٹوٹ رہی ہیں۔ میں اپنے ان بزرگوں سے پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کیا جس ملک میں غیر مسلم اقلیت کو تحفظ کا یقین دلایا جا رہا ہے۔ وہاں مسلم اقلیتیں محض اس لئے غیر محفوظ ہوں کہ ان کی تعداد تھوڑی ہے؟ کیا یہ مسئلہ اس وقت ہمیں کوئی تعمیری فائدہ دے سکتا ہے۔ کیا اس مسئلے سے تنظیم۔ اتحاد اور یقین محکم قائم رہ سکتے ہیں؟ کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور خاتم النبیین کے اسوۂ حسنہ پر چلنے والے صرف وہی لوگ ہیں جو آج سے کچھ عرصہ پہلے کانگرسی سٹیجوں کے ورثا تھے؟ کیا ان حضرات کا نصب العین اس وقت عوام کے جذبات کو مشتعل کر کے مذہب کی آڑ میں اپنا کھویا ہوا وقار و اقتدار حاصل کرنا ہے! میں تمام اخباری دنیا سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس فتنے کا سدّباب کرنے کے لئے اپنی ساری قوت صرف کریں۔

میرا تو یہ ایمان ہے کہ مسلمان اگر صحیح معنوں میں حضور پر نور بانیٔ اسلام سرور کائنات صلعم کا سچا ماننے والا ہے تو باطل کی کوئی قوت اس کے اعتقاد۔ ایمان اور اس کے دل اور رگ و پے میں سمائی ہوئی محبت نبوی صلعم کو کسی طرح نہیں نکال سکتی پھر اس فرسودہ اور پرانے مردے کو اکھاڑ کر ملت کے اتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا کہاں کی مصلحت ہے؟

پاکستان کی مردم شماری سات کروڑ کے قریب ہے۔ اگر قادیانی۔ شیعہ۔ وہابی۔ اہل قرآن اور ایسے کئی فرقوں کو منتشر ہونے دیا جائے۔ تو اس طرح مسلمانوں کی سالمیت اور یک جہتی نہ رہے گی پھر ایسی منتشر قوم۔ نو کروڑ منظم، مالدار۔ بیدار اور زیادہ طاقتور ہندوؤں سکھوں کا مقابلہ کیونکر کر سکے گی؟ جو شب و روز مسلمانوں کو فنا، برباد اور تباہ کرنے کے منصوبے سوچ رہے ہیں۔ اگر نہیں تو خدارا کوئی ان لیڈروں سے کہے کہ اس وقت دفاع صنعتی ترقی انسداد بے روزگاری، غذائی مسائل اور ملک و ملت کی شیرازہ بندی کی طرف توجہ کریں اور ان فرقہ وارانہ مناقشات سے عوام کو بچائیں

لندن ۱۴ اکتوبر۔ ڈاکٹر فرینک بوچمین کو جو ۱۲ اکتوبر کو کولمبو میں منعقد ہونے والی اخلاقی ایشیائی اسمبلی میں شرکت کرنیوالے ہیں۔ بھارت، پاکستان برما، سیام، ملایا، انڈونیشیا اور جاپان کی حکومتوں صنعتی اداروں اور مزدور رہنماؤں کی طرف سے بھی ان ممالک کا دورہ کرنے کی دعوتیں دی گئی ہیں (اسٹار)

ترکی کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ لندن میں

لندن ۱۴ اکتوبر:- ترکیہ کے وزیراعظم و وزیر خارجہ گذشتہ شب یہاں پہنچے۔ اگرچہ اُن کی آمد کو محض سوشل قرار دیا جا رہا ہے۔ مگر مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کے ساتھ جو بات چیت وہ کرنے والے ہیں۔ اُس کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ "مانچسٹر گارڈین" نے ترکی کی کامیابی اور مغربی دنیا میں زبردست اہمیت حاصل کرنے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مستقبل میں ترکی کے کارناموں کو اس سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہوگی کیونکہ ترکی ہی مغرب اور مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کے درمیان ایک پل ہے۔ اور غالباً اس موضوع پر ہی مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن ترک وزراء کے ساتھ بات چیت کرنے کے زبردست خواہشمند ہیں۔

"ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے جس دفاعی معاہدے کی بنا ترکی نے ڈالی تھی۔ اس کا دروازہ اب بھی عرب ممالک کے لئے کھلا ہے۔ اور عملی طور پر اس کی کامیابی کا دارومدار مصر کی سرگرم شمولیت پر ہے۔ ترک مدبرین قدرتی طور پر لندن میں یہ معلوم کرنا چاہیں گے۔ کہ مصر کے ساتھ برطانیہ کا سمجھوتہ ہونے کے امکانات کیا ہیں۔ اور کہاں تک مشرق وسطیٰ کے دفاعی معاہدے کا مطمحِ نظر بدل دیا گیا ہے۔ (اشار)

برطانیہ کی مصنوعی جنگ میں دو لاکھ افراد کی شرکت

لندن ۱۴ اکتوبر:- برطانیہ کے تقریباً دو لاکھ فوجی اور ایک ہزار سے زیادہ طیارے جدید ترین جنگی چالوں کے مطابق جنگی مشقوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ برطانیہ اور یورپ میں مقیم برطانیہ کے ہوائی شاہی بحریہ اور بحریہ کے طیارے مشقوں میں شریک ہیں۔ ان کے علاوہ امریکہ۔ کینیڈا۔ فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم کی بعض یونٹیں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ مشقوں کے دوران میں طیاروں کے ذریعہ بھی فوجوں کو اتارنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ برطانیہ کے علاقائی دستوں کو طیارہ شکن توپخانوں پر کام کرنے کیلئے طلب کر لیا گیا ہے (اسٹار)

بھارت کا معیارِ زندگی بلند کرنے کیلئے ناروے کی پارلیمنٹ میں ۶۷ لاکھ روپے کی منظوری

بمبئی ۱۴ اکتوبر:- بھارت میں ناروے کے وزیر مختار مسٹر کے لائیگ نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا۔ کہ ناروے کے لوگ بھارت کی مدد کرنے کے خواہشمند ہیں۔ تاکہ بھارت کا معیارِ زندگی بلند کیا جائے۔

چنانچہ اسی جذبہ کے تحت ناروے کی پارلیمنٹ نے بھارت کے ترقیاتی منصوبوں کی مدد کرنے کے لئے ۶۷۰۰۰۰۰ روپے کی رقم فنی امداد کی صورت میں منظور کی ہے۔ اس کے علاوہ ناروے کے عوام بھی ایک فنڈ میں انفرادی طور پر رقوم جمع کرائیں گے۔

مسٹر لائیگ تین ہفتے قبل بھارت آئے تھے اب شملہ میں صدر کو اپنی اسناد پیش کرنے کے بعد پانچ روز کے لئے غیر سرکاری طور پر بمبئی آئے تھے بھارت میں آپ کی یہ پہلی آمد ہے۔

اُنہوں نے بتایا۔ کہ چار ارکان پر مشتمل ایک وفد عنقریب ناروے سے بھارت آنے والا ہے۔ وہ بھارتی حکومت سے مشورہ کرے گا۔ کہ مجوزہ فنی امداد کی شکل کیا ہونی چاہیئے۔

اپنے ملک کے مختلف مسائل کا ذکر کرتے ہوئے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ حکومت ناروے نے اُن مشکلات پر قابو پا لیا ہے۔ جو گذشتہ جنگ کے باعث رونما ہوئی تھیں۔ اور اب ملک اقتصادی ترقی میں کوشاں ہے۔ (اشار)

برطانیہ نے سوڈان کے متعلق نئی تجاویز پیش کر دیں

لندن ۱۴ اکتوبر:- معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے سوڈان کے دستور اساسی کے مسودہ میں متعدد ترامیم کی ہیں۔ جنرل نجیب کو ان تبدیلیوں کا علم تو ہے۔ مگر انہوں نے ابھی تک کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان ترمیمات کا مقصد برطانیہ اور مصر کے درمیان سوڈان کے مسئلہ پر سمجھوتے کا راستہ ہموار کرنا ہے مگر ان وعدوں کے خلاف نہیں ہیں۔ جو برطانیہ اہل سوڈان کے ساتھ کر چکا ہے۔ مجوزہ ترمیمات برطانی سفیر سر رلیف سٹیونسن نے جنرل نجیب کے حوالے کر دی ہیں۔ اُن کا تعلق سہ طاقتی کمیشن کی تجاویز کے ساتھ بھی ہے۔ اگر جنرل نجیب نے مزید ترمیمات یا تبدیلیوں کی تجویز پیش کی۔ تو ان کا نہایت غور سے مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ آیا انہیں برطانی تجاویز کے ساتھ شامل کر کے فریقین کے لئے قابل قبول بنایا جا سکتا ہے کہ نہیں۔ اس کے بعد سوڈان کے گورنر جنرل کو ان پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت کر دی جائے گی۔ (اشار)